الدعوة الی اللہ وما ینبغی أن یتحلی بہ الدعاۃ

دعوت الی اللہ

اور

مبلغین کے اوصاف

— تالیف —

سماحة الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

الرئیس العام لادارات البحوث العلمیة والافتاء والدعوة والارشاد الریاض

— ترجمہ —

محمود احمد غضنفر

ناشر

مرکز الدعوة الاسلامیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دعوت الی اللہ اور مبلغین کے اوصاف

الدعوة الى الله وما ينبغي ان يتحلى به الدعاة

دعوت الی اللہ

اور

مُبلّغین کے اوصاف

— تالیف —

سماحة الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

الرئیس العام لادارات البحوث العلمیة والافتاء والدعوة والارشاد الریاض

— ترجمہ —

محمود احمد غضنفر

ناشر

مرکز الدعوة الاسلامیة

۱۶۸۔ ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

www.KitaboSunnat.com

286
اب ن - د

سنہ ۱۹۸۱ء

دوسرا ایڈیشن ———— دس ہزار

ملنے کا پتہ

مکتب الدعوۃ الاسلامیہ
۵۸ / ابوبکر بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاناً

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

WWW.KITABOSUNNAT.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظَّالِمِیْنَ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَقَیُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَخَلِیْلُہٗ وَاَمِیْنُہٗ عَلٰی وَحْیِہٖ اَرْسَلَہٗ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ سَارُوْا عَلٰی طَرِیْقَتِہٖ فِی الدَّعْوَۃِ اِلٰی سَبِیْلِہٖ وَصَبَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ وَجَاھَدُوْا فِیْہِ حَتّٰی اَظْھَرَ اللّٰہُ بِھِمْ دِیْنَہٗ وَاَعْلَا کَلِمَتَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَمَّا بَعْدُ

○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن وانسان کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ اس یکتا لاشریک ذات کی عبادت کریں۔ اس کے بیان کردہ اوامر ونواہی کی تعظیم کریں اور اس کے اسماء وصفات کو پہچانیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات۔ ۵۶)	میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝ (الطلاق۔۱۲)	خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور ویسی ہی زمینیں ان میں (خدا کے) حکم اُترتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ جان لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ خدا اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے درج ذیل باتوں کی وضاحت فرمائی:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ اس کی بندگی کریں۔

۲۔ خدا تعالیٰ کے احکامات ومنہیات کی تہہ دل سے تعظیم کریں اور اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ عبادت نام ہی اس کیفیت کا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات اور منہیات کی تعظیم کرتے ہوئے اس کی توحید کا اقرار ہو اور اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شعار بنایا جائے۔

۳۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارض وسما اور اس کے مابین تمام مخلوقات کو اس لیے پیدا کیا تا کہ سب کو یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اس کے احاطۂ علم میں ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ کائنات کے معرضِ وجود میں لانے کی غرض وغایت اور حکمتِ الٰہیہ یہی ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو اس کے اسماء وصفات کے ساتھ پہچانا جائے اور اس حقیقت کا اعتراف کر لیا جائے کہ وہ ذات ہر چیز پر قادر ہے اور کائنات کی چھوٹی بڑی غرضیکہ ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ جیسا کہ جن وانس کی تخلیق میں یہ حکمت کارفرما ہے کہ وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے ہر معاملے میں اس کو مقدّم جانیں اور ہر فیصلہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں، اس لیے کہ عبادت نام ہی اس کیفیت کا ہے کہ بندہ خداوند ذوالجلال کی بارگاہ میں سرنگوں ہو اور اپنی کم مائیگی ودرماندگی کا اعتراف کرے اور اسی طرح احکاماتِ الٰہیہ کو تسلیم کرنے اور منہیات کو ترک کر دینے کے سلسلہ میں جن وانس کو جن ذمہ داریوں کا مکلّف ٹھہرایا گیا ہے، ان کو عاجزی و انکساری کے ساتھ بجا لانا عبادت کہلاتا ہے۔

چونکہ عبادت کی تفصیلات محض عقل کی بنیاد پر ہی متعین نہیں کی جاسکتی تھیں اور نہ ہی یہ ممکن تھا کہ محض عقل کی بنیاد پر احکامِ الٰہیہ کی معرفت حاصل کی جاسکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کائنات کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجا اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ ان حقائق کو بیان کیا جائے جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا اور لوگوں کے سامنے دنیا میں آنے کا مقصد واضح کر دیا جائے تاکہ وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت علیٰ وجہ البصیرۃ کر سکیں اور منہیات سے بھی علیٰ وجہ البصیرۃ باز آسکیں۔ انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام کائنات کے رہنما ہدایت ائمہ اور تمام جن وانس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت کی طرف دعوت دینے والے تھے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا اپنے بندوں کی طرف انبیاء ورسل کو بھیجنا خاص اس کے رحم وکرم کی بنا پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے صراط مستقیم کی وضاحت اور لوگوں پر حجت قائم کر دی تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم تو یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ پاک ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری سنانے والا یا عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور آسمانی کتابیں نازل فرما کر لوگوں پر حجت قائم کر دی اور معذرت کا دروازہ ہی بند کر دیا۔

جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل۔ ۳۶)	اور ہم نے ہر اُمّت میں پیغمبر بھیجا کہ خُدا ہی کی عبادت کرو اور بُتوں کی پرستش سے باز آجاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ	اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الانبیاء-۲۵)

بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (الحدید-۲۵)

ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۔ (البقرۃ-۲۱۳)

پہلے تو سب لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو خدا نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کر دے۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس بات کی اچھی طرح وضاحت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرما دی کہ رسول بھیجنے اور ان کے ساتھ آسمانی کتابیں نازل فرمانے کا مقصدِ وحید ہی یہ ہے کہ انبیاء و رسل لوگوں کے مابین باہمی اختلافات میں حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر سکیں اور شرعی مسائل و عقائد کے سلسلہ میں جو لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس میں صحیح سمت کی طرف راہنمائی کر سکیں۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے (كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً) فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السّلام سے لے کر نوح علیہ السّلام تک تمام تر انسانیت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ حق و صداقت اور رشد و ہدایت پر متفق تھی۔ جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں اسلاف اور اخلاف کا نقطۂ نگاہ ایک ہی تھا۔ پھر نوح علیہ السلام کی قوم شرک میں مبتلا ہوئی اور باہمی اختلافات کا شکار ہوئی۔ جب اس میں شر و فساد اور باہمی اختلاف رُونما ہُوا، پھر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے نوح علیہ السّلام اور دیگر رسولوں کو مبعوث فرمایا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ (النساء۔۱۶۳)	(اے محمدؐ) ہم نے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ	اور ہم نے جو تم پر کتاب نازل کی ہے تو اس لیے کہ جس امر میں ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (النحل-٦٤)

لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کر دو اور یہ لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن مجید نازل فرمایا اور یہ قرآن لوگوں کو باہمی اختلافات نپٹانے کے لیے واضح احکامات دیتا ہے اور شریعتِ الٰہیہ کی وضاحت کرتا ہے جس سے کہ لوگ پہلے ناواقف تھے اور اسی طرح لوگوں کو شرعی احکامات پر پابندی کرنے اور حدود اللہ کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کو ہر اس چیز سے روکتا ہے جو ان کے لیے دنیا و آخرت میں نقصان دہ ہو۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سلسلۂ رسالت کو افضل الرسل امام الانبیاء سید الکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔ آپ نے پیغامِ الٰہی کو لوگوں تک پہنچایا اور امانت کا حق ادا کر دیا۔ آپ اُمت کے ساتھ خیر خواہانہ انداز سے پیش آئے۔ راہِ خدا میں جہاد کیا۔ اللہ کی طرف اُمت کو خفیہ اور اعلانیہ دعوت دی۔ راہِ خدا میں سخت ترین تکالیف کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ بعینہٖ صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا، جیسا کہ پہلے رسولوں نے کیا تھا اور ایسے ہی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا، جیسا کہ پہلے انبیاء و رسل نے سرانجام دیا تھا۔ بلکہ آپ نے ان سے بڑھ کر اس راہ میں آمدہ تکالیف کو صبر و تحمل اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام رسالت کی ذمہ داریوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہوئے۔ تیئیس سال تک مسلسل پیغاماتِ الٰہیہ کو لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتے رہے اور احکامِ الٰہیہ کو چہار دانگِ عالم میں پھیلاتے رہے۔ اس مدت میں سے تیرہ سال کا عرصہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام القریٰ مکہ مکرّم میں پہلے خفیہ پھر اعلانیہ تبلیغ کرنے میں گزرا۔اس اثنا میں حق بات کو کھلم کھلا بھی بیان کیا اور تکالیف اُٹھائیں۔میدانِ دعوت میں لوگوں کی ایذا رسانیوں کو خندہ پیشانی اور صبر و تحمّل کے ساتھ برداشت کیا، حالانکہ لوگ آپ کی امانت، دیانت، صداقت، فضل و شرف، خاندانی وجاہت اور آپ کے اعلیٰ مرتبہ و مقام کے معترف تھے۔لیکن سردارانِ قریش کو خواہشاتِ نفس اور حسد و بغض نے اور عوام الناس کو جہالت اور اپنے بڑوں کی تقلید نے حق بات ماننے سے روکے رکھا۔ ان کے بڑوں نے آپ کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔تکبّر اور حسد و بغض کا ارتکاب کیا اور عوام الناس نے اس سلسلہ میں اپنے بڑوں کی تقلید کی۔ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بُرائی کے مرتکب ہُوئے۔اس بنا پر آپ کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے پتہ چلتا ہے کہ سردارانِ قریش نے حق کو تو پہچان لیا تھا لیکن بغض و عناد ان کے لیے سدِ راہ بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ (الانعام۔۳۳)	ہمیں معلوم ہے کہ ان کافروں کی باتیں تمہیں رنج پہنچاتی ہیں (مگر) یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم خدا کی آیات سے انکار کرتے ہیں۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اس بات کی اچھی طرح وضاحت فرما دی کہ کفار دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جھٹلاتے، وہ تو نزولِ وحی سے پہلے آپ کو صادق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امین کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ انہوں نے تو حق کا انکار محض حسد، بغض اور سرکشی کی بنا پر کیا، لیکن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خاطر میں نہ لائے اور اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی اور مسلسل لوگوں کو اللہ عزوجل کی راہ کی طرف دعوت دیتے رہے۔ اور حتی الامکان میدانِ دعوت میں مجاہدانہ انداز اپناتے ہوئے تمام تر تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور نوبت بایں جا رسید کہ کفار نے نعوذ باللہ آپ کے قتل کا منصوبہ بنالیا اس موقع پر خدا تعالیٰ نے آپ کو وہاں سے نکل جانے اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ آپ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے آئے اور یہ شہر اسلام کا پہلا دار الحکومت بنا۔ دینِ الٰہی کو یہاں غلبہ حاصل ہوا اور مسلمانوں کی ایک اسٹیٹ معرضِ وجود میں آگئی اور انہیں بے پناہ قوت حاصل ہو گئی۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل لوگوں کو دعوت وارشاد کے ذریعے حق بات سمجھاتے رہے اور معاندین کے مقابلے میں تلوار لے کر میدانِ جہاد میں اترے اور حق کا بول بالا کیا اور پھر لوگوں کو رشد وہدایت کی طرف دعوت دینے کے لیے اکنافِ عالم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھیجا تاکہ نبیٔ مکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت لوگوں کے سامنے واضح انداز میں پیش کریں۔ آپ نے مختلف اطراف میں قافلے بھیجے۔ معروف غزوات میں از خود حصّہ لیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دین آپ علیہ السلام کے ذریعے غالب کر دیا اور آپ کے ساتھ دین کو مکمل کیا اور امت پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی۔ دینِ الٰہی کی تکمیل اور بلاغ مبین کو نقطۂ عروج پر پہنچا کر آپ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور پھر آپ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس بارِ امانت کو اٹھا کر اس کٹھن راہ پر دیوانہ وار چل نکلے۔ دعوت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا اور چہار دانگ عالم میں داعیٔ حق اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی صورت میں پھیل گئے اور راہِ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور مسلسل پیغامات خداوندی لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ خُدا کا خوف دل میں رکھا اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور وہ خُدا کی زمین پر غازی، مجاہد، داعیٔ حق، راہنما، صالح اور ریفارمر بن کر ہر طرف پھیل گئے اور دین الٰہی کی نشر و اشاعت میں مشغول ہو گئے۔ لوگوں کو شرعی احکامات کی تعلیم دینے لگے۔ اور اس خالص عقیدے کی تعلیم دینے لگے، جس کی وضاحت اور تلقین کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و رسل کو کائنات کی طرف مبعوث فرمایا۔

اور وہ یہ کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کی اخلاصِ نیّت کے ساتھ عبادت کی جائے اور اس کے سوا ہر قسم کے معبودانِ باطلہ کی عبادت سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔ مصائب میں صرف ایک اللہ کو پکارا جائے اور اس کے سوا کسی سے فریاد نہ کی جائے۔ اور اس کے نازل کردہ شرعی احکامات کے سوا کسی کو کوئی اور حکم نہ دیا جائے۔ خالصتاً اسی کے لیے نماز پڑھی جائے اور مخلوق کو اس کے سوا اور کسی سے نہ ڈرایا جائے۔ غرضیکہ یہ اور اس قسم کی جملہ عبادات محض اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کو زیبا ہیں۔

اُمّت کو قرآن مجید کی درج ذیل آیات پڑھ کر سنائیں:۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا	لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت
رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ	کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے
وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ	لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرۃ-۲۱) عذاب سے بچو!

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ (بنی اسرائیل-۲۳)

اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (الفاتحہ-۴)

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (الجن-۱۸)

اور یہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (الانعام-۱۶۳)

کہہ دو! کہ میری نماز اور میری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا سب خدا ئے رب العالمین ہی کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

اور اس میدان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بے پناہ صبر و تحمل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کیا اور راہِ خدا میں جہاد کیا۔ رضی اللہ عنہم و ارضاہم۔

اور پھر اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین میں سے رُشد و ہدایت کے امام صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلے، خواہ ان ائمہ ہُدیٰ کا تعلق خطۂ عرب سے تھا یا عجم سے انہوں نے اس بارِ امانت کو اٹھایا اور صدقِ دل، صبر و تحمّل، خلوصِ نیت کے ساتھ حقِ امانت کو ادا کیا اور جو دین سے منحرف ہو گئے، ان کے خلاف عَلمِ جہاد بلند کیا۔ غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد صحابہ کرام، حاملینِ دعوتِ دین، ائمہ ہُدیٰ، تابعین اور تبع تابعین نے اس میدان میں قدم رکھا اور یہ کٹھن راستہ اختیار کیا اور اس راہ پر چلتے ہُوئے صبر و تحمّل کا مظاہرہ کیا جس سے خدا تعالیٰ کا دین ہر طرف پھیلا۔ صحابہ کرامؓ اور اُن کے پیروکار اہلِ علم کے ذریعے اللہ کے دین کو غلبہ حاصل ہُوا۔ خواہ ان اہلِ علم کا تعلق خطّہ عرب سے تھا یا کرۂ ارض کے کسی اور حصّہ سے بہرحال اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے جس کے نصیب میں یہ سعادت لکھ دی وہ اللہ کے دین میں داخل ہُوا اور دعوتِ الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے کام میں شریک ہو گیا اور اس راہ میں جتنی بھی مشکلات آئیں انہیں صبر و تحمّل سے برداشت کیا۔ پھر جہانبانی و حکمرانی ان کا مقدر بن گئی اور دین میں امامت کے مقام پر فائز ہوئے۔ ان کے صبر و تحمّل، ایمان و یقین اور فی سبیل اللہ کی بنا پر خُدا تعالیٰ کا یہ فرمان ان پر صادق آتا ہے:۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً	اور ان میں ہم نے پیشوا بنائے
يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا	تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت
صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا	کیا کرتے تھے جب وہ صبر کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْقِنُوْنَ — تھے اور ہماری آیات پر وہ یقین
(السجدۃ - ۲۴) — رکھتے تھے۔

اس آیت کریمہ کا اطلاق صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر ہوتا ہے، جو ائمہ دین، داعیٔ حق، راہنما اور پیشوا کے مقام پر فائز ہوئے۔ یاد رہے کہ صبر اور یقین سے ہی دین الٰہی میں امامت کا مقام نصیب ہوتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ آج تک صحابہ کرام رضوان اللہ اور ان کے متبعین کو ہی یہ مقام ملا ہے۔ میری ان گزارشات سے تمام ناظرین اور طلبہ پر یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ دعوتِ الی اللہ ایک اہم ترین فریضہ ہے اور امت ہر دور میں اس کی محتاج رہی ہے اور اسی لیے آج میں نے دعوت کے موضوع پر کچھ کہنے کا ارادہ کیا اور میں نے اس موضوع کو درج ذیل چار نکات میں تقسیم کیا ہے:۔

١۔ دعوتِ الی اللہ کا حکم اور اس کے فضائل۔
٢۔ دعوتِ الی اللہ کے آداب اور طریق کار۔
٣۔ دعوتِ الی اللہ کا محور اور مرکزی نکتہ۔
٤۔ مبلغ کے اوصاف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ الی اللہ کا حکم اور اُس کے فضائل

دعوتِ الی اللہ کا حکم کتاب وسنّت میں دعوت الی اللہ کی فرضیت اور فضیلت کے متعلق بہت سے دلائل پائے جاتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ	اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی
يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ	چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے
وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	اور اچھے کام کرنے کا حکم دے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور بُرے کاموں سے منع کرے
وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے
(آل عمران - ۱۰۴)	ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ	اے پیغمبر، لوگوں کو دانش اور نیک
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ	نصیحت سے اپنے پروردگار کے
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ	رستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ	اچھے طریق سے ان سے مناظرہ
أَحْسَنُ (النحل - ۱۲۵)	کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ	اپنے رب کی طرف دعوت دو
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ	اور ہرگز مشرکین میں سے نہ
الْمُشْرِكِينَ (القصص-۸۷)	ہو جانا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي	کہہ دو میرا راستہ تو یہ ہے میں خدا
أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ	کی طرف بلاتا ہوں۔ سمجھ بوجھ کر
بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ	میں بھی (لوگوں کو خدا کی طرف
اتَّبَعَنِي۔ (یوسف-۱۰۸)	بلاتا ہوں) اور میرے پیروکار بھی)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مذکورہ بالا آیات میں اس بات کی اچھی طرح وضاحت کردی کہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے ہی متبعینِ رسول ؐ ہیں اور حقیقتاً انہیں کو اہلِ بصیرت کہلانے کا حق حاصل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپنانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیونکہ آپ کو کائنات کی طرف بہترین نمونہ بنا کر بھیجا گیا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي	تمہارے لیے اللہ کے رسول ایک
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	عمدہ نمونہ ہیں۔ ہر اس شخص کے
لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ	لیے جو اللہ سے ملنے اور روزِ آخرت
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ	کے آنے کی امید رکھتا ہو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ کَثِیْرًا (الاحزاب-۲۱) اللہ کو کثرت سے یاد کرے۔

علمائے اُمّت نے اس بات کی اچھی طرح وضاحت فرما دی ہے کہ دعوتِ الیٰ اللہ کا کام فرض کفایہ ہے۔ اگر کسی علاقے یا ملک میں کوئی جماعت اس فریضہ کو سرانجام دینا شروع کر دے تو وہاں کے دیگر باشندگان پر سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس علاقے کے تمام باشندگان تبلیغی امور میں دلچسپی لیں تو یہ ان کے لیے درجات کی بلندی کا باعث بنے گا اور سنّتِ مؤکدہ پر عمل پیرا ہوں گے اور اگر اس علاقے کا کوئی بھی فرد یہ تبلیغی فریضہ سرانجام دینے کے لیے کمربستہ نہ ہو تو وہاں کے تمام باشندے برابر کے گنہگار ہوں گے۔ ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ہمّت و انبساط کے مطابق تبلیغی مشن میں حصّہ لے۔

اگر آج پوری دُنیا کا بغور جائزہ لیا جائے تو اس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ مخصوص گروہ ایسا ہونا چاہیے، جو تبلیغ دین کا کام کرے اور پوری دُنیا میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے پیغامات کو پہنچائے اور ہر ممکن طریقے سے احکامِ الٰہیہ کو لوگوں کے سامنے بیان کرے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھی مبلّغین کو مختلف علاقوں کی طرف بھیجا۔ مختلف قبائل کے سرداروں اور بادشاہوں کی طرف ایسے خطوط لکھے جس میں انہیں ایک اللہ کو ماننے کی دعوت دی گئی۔

آج ہمارے دور میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے تبلیغی فرائض سرانجام دینے کے لیے ایسی آسانیاں پیدا فرما دی ہیں جو اس سے پہلے لوگوں کو میسّر نہ تھیں۔

لوگوں پر حجّت قائم کرنے کے لیے آج بہت سے ذرائع استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات و رسائل وغیرہ۔ اس لیے اب اہلِ علم، اہلِ ایمان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نائبینِ رسول علیہ السّلام پر واجب ہے کہ یہ تبلیغی فریضہ پوری تندہی سے سرانجام دیں۔ احکاماتِ الٰہیہ کو بندگانِ خُدا تک پہنچائیں اور اس سلسلہ میں کسی کی طعنہ زنی اور ملامت کا ڈر سدِ راہ نہ بنے اور نہ ہی کسی کی طرفداری مطلوب ہو۔ خواہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا، مالدار ہو یا غریب سب کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات جس شکل میں نازل ہوئے ہیں اسی شکل میں بندگانِ خُدا کے سامنے پیش کیے جائیں۔ اس میں اپنی طرف سے کوئی ترمیم یا اضافہ نہ کیا جائے۔ لیکن دعوتِ الی اللہ کا کام اس وقت فرضِ عین ہو جائے گا جبکہ آپ ایسی جگہ آباد ہوں جہاں کوئی بھی آپ کے سوا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ اور اس صُورت میں فرضِ کفایہ ہوگا، جبکہ آپ ایسی جگہ آباد ہوں جہاں دُوسرے لوگ بھی تبلیغی کام میں حصّہ لیتے ہوں۔

ایسی صورت میں آپ کا دعوت و ارشاد کے کام میں حصّہ لینا سراسر خیرات و طاعات میں سبقت لے جانے کا باعث بنے گا۔

تبلیغی کام کے فرض کفایہ ہونے پر درج ذیل آیت کریمہ بطور دلیل پیش کی جاتی ہے:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ	اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونی
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ	چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے
وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ۱۰۴)	بُرے کاموں سے منع کرے۔

حافظ ابنِ کثیر اور مفسّرین کی ایک جماعت اس آیت کی تفسیر کرتے ہُوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقمطراز ہیں :۔

"تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو دعوت وارشاد جیسے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کے لیے مخصوص ہو۔ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔ اس کے دین کو ہر سُو پھیلائے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات کو لوگوں تک پہنچانے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دے، جیسا کہ فخرِ کائنات، امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی صبر آزما مراحل سے گزرے، طعنے سُنے، آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا، راستے میں گڑھے کھودے گئے، طائف کی وادی میں لہولہان ہُوئے۔ غرضیکہ تبلیغی فریضہ سرانجام دینے کے لیے آپ نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اور کسی کی طعنہ زنی اور ملامت آپ کے راستہ میں کوئی روڑا نہ اٹکا سکی۔ مکہ معظمہ میں آپ نے حسبِ استطاعت یہ فریضہ سرانجام دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہُوئے تبلیغی مشن کو ہر طرف پھیلایا۔ پھر جب آپ ہجرت کر کے مدینہ طیّبہ تشریف لے آئے تو پہلے سے بڑھ کر اس میں حصّہ لیا۔ آپ کے وصال کے بعد صحابہ کرام مختلف ممالک میں پھیل گئے۔ ہر جگہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دین کا جھنڈا نصب کیا۔ انھوں نے اپنے علم اور صلاحیت کے مطابق یہ فرض ادا کرنے میں پوری محنت اور تندہی سے کام کیا۔"

موجودہ دور میں مبلّغین کی کمی، برائیوں کی کثرت اور جہالت کے غلبہ کی بنا پر دعوت وتبلیغ کا کام حسبِ استطاعت ہر شخص پر فرض عین ہو چکا ہے۔ اگر کسی محدود جگہ یعنی کسی بستی یا شہر میں کوئی فرد یا جماعت ایسی موجود ہو جس نے اپنے ذمہ دعوت وتبلیغ کا کام لے رکھا ہے اور باحسن طریق یہ فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہاں دُوسرے لوگوں کا تبلیغی مشن میں حصّہ لینا سنّتِ مؤکدہ پر عمل کرنے کے مترادف ہوگا، کیونکہ اس محدود مقام پر تو حجت قائم ہو چکی ہے لیکن بالعموم علمائے کرام اور مسلمان حکمرانوں پر اپنی بساط کے مطابق یہ کام کرنا فرض عین ہے۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ تبلیغ دین من وجہ فرض عین ہے اور من وجہ فرض کفایہ اور سنّتِ مؤکدہ بھی۔ میری دردمندانہ اپیل ہے کہ علمائے دین اور مسلمان حکمران ہر ممکن ذریعہ استعمال کرتے ہوئے لوگوں تک اللہ کے احکامات پہنچائیں اور اس سلسلہ میں ان تمام زندہ زبانوں کو تبلیغ کا ذریعہ بنائیں جو موجودہ دور میں مختلف ممالک میں بولی جاتی ہیں اور ہر شخص کو اللہ کے دین کی باتیں اسی زبان میں بتائی جائیں جسے وہ جانتا ہے۔ موجودہ دور میں تو یہ کام کوئی مشکل نہیں رہا۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات و رسائل کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان سہولتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہُوئے مبلغین پر واجب ہے کہ اپنی علمی استطاعت کے مطابق تبلیغی اجتماعات میں وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہُوئے اللہ کے دین کو لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ آج الحاد و زندیقیت، دہریت، انکارِ رسالت، انکارِ آخرت، عیسائیت، یہودیت، ماسونیت وغیرہ فتنے سر اٹھا رہے ہیں، جو علمائے دین کے لیے ایک کھلا چیلنج ہیں۔

اس وقت تمام علمائے حق اور مسلمان حکمرانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہُوئے ان فتنوں کی سرکوبی کریں اور دینِ حق کی دعوت عالمی سطح پر موثر طریقہ کے ساتھ پیش کریں۔ اس سلسلہ میں کوتاہی و سستی کا مظاہرہ دینِ اسلام کے لیے خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ دعوت و ارشاد کا کام سرانجام دینے کے لیے باہمی تعاون اور اشتراکِ عمل انتہائی ضروری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس وقت دشمنانِ اسلام دین کو مشکوک بنانے اور لوگوں کو دین سے متنفر کرنے اور اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے باہمی تعاون اور ہر ممکن ذریعہ استعمال کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کا مقابلہ اس صورت میں مؤثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے کہ آج مسلمان بھی متحد ہوں، باہمی تعاون کا مظاہرہ کریں اور تمام ممکنہ ذرائع کو استعمال کریں۔

تبلیغِ دین کی فضیلت

تبلیغِ دین اور مبلّغین کی عظمت و فضیلت کے موضوع پر بہت سی آیات و احادیث وارد ہیں جو اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (حٰم السجدۃ۔۳۳)

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

غور کیجئے اس آیت کریمہ میں مبلّغین کو کس عمدہ انداز میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔

جماعت مبلّغین میں سب سے ارفع و اعلیٰ شان داعی حق محبوبِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہے اور آپ کے بعد درجہ بدرجہ صحابہ کرامؓ، تابعین، محدّثین، ائمہ کرام اور صلحائے اُمّت کی شان ہے جنہوں نے اپنے علم اور صلاحیت کے مطابق دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیا۔

اے اللہ کے بندے! تیرے لیے یہ عظمت کافی ہے کہ تجھے متبعینِ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام میں شامل کر لیا جائے اور تیرا شمار ان لوگوں میں ہو جن کا تذکرہ اس آیت کریمہ میں کیا گیا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مبلّغ سے بڑھ کر کائنات میں اچھی بات کرنے والا اور کوئی نہیں، اس لیے کہ وہ صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔اسی کی راہ دکھلاتا ہے اور وہ از خود بھی ان باتوں پر عمل کرتا ہے جن کی طرف دوسرے لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ ہر باطل چیز کا انکار کرتا ہے۔ لوگوں کو اس سے ڈراتا ہے اور خود بھی اس سے پہلوتہی اختیار کرتا ہے اور وہ صراحتاً اس بات کا اعلان کرتا ہے

اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اور وہ اپنے مُسلمان ہونے کا اعلان بڑی فرحت وانبساط سے کرتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اسلام کی نعمت کا نصیب ہو جانا خداوند ذُوالجلال کا بڑا احسان ہے۔ یہ اس شخص کی مانند نہیں ہوتا جو اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ کوئی اسے مسلمان کہہ کر پکارے یا اسلام کی طرف اس کی نسبت کرے۔ کیونکہ اسے بعض غیر مسلموں کی مراعت اور چاپلوسی مقصود ہوتی ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

بلکہ بندہ مومن، داعیٔ حق، پختگیٔ ایمان کا حامل، احکامِ الٰہیہ کا عارف تو حقوق اللہ کی وضاحت کرتا ہے۔ میدانِ تبلیغ میں ہر وقت چوکس رہتا ہے جس کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے، اس پر خود بھی عمل کرتا ہے اور جس سے لوگوں کو ڈراتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس سے خود بھی باز رہتا ہے اور اسے اپنے مسلمان ہونے پر انتہائی خوشی محسوس ہوتی ہے بلکہ وہ اس آیت کریمہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالتا ہے:۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔ (یونس - ۵۸)	کہہ دو کہ (یہ کتاب) خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اللہ کی رحمت سے خوش ہونا شرعی حکم ہے لیکن منکرات پر خوشی کا اظہار کبر و نخوت کی فہرست میں شامل ہے اور اس سے اہلِ ایمان کو سختی سے منع کر دیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ۔	اترائیے مت کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تکبّر و نخوت اور اپنے آپ کو لوگوں پر فوقیت دینا شرعاً ممنوع ہے لیکن اللہ کا دین اور اس کی ہدایت حاصل ہونے پر خوشی کا اظہار شرعاً قابلِ تعریف ہے۔

فرمانِ خداوندی ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا۔	اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے۔

یہ آیت کریمہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے سب سے زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع ترین آیت ہے اور اس میں اس بات کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ مبلغین دین متین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے شرف و عظمت اور مرتبے والے ہیں، لیکن تبلیغ کے میدان میں پیغمبر علیہ السلام تو کائنات میں سب سے زیادہ بلند مقام اور اعلیٰ درجے پر فائز ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ یہ فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ	کہہ دو یہ میرا سیدھا راستہ ہے
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰی	میں خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ	سمجھ بوجھ کے ساتھ میں اور جس
اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ	نے میری پیروی کی۔ اللہ پاک
وَمَآ اَنَا مِنَ	ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے
الْمُشْرِكِيْنَ (یوسف۔۱۰۸)	نہیں ہوں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس بات کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام لوگوں کو علیٰ وجہ البصیرۃ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اس سلسلہ میں آپ کے پیروکار بھی آپ ہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں دعوت و تبلیغ کی فضیلت و عظمت کا ثبوت ملتا ہے۔ حقیقی متبعینِ رسول ﷺ وہ مبلغین حضرات ہی ہیں جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف علیٰ وجہ البصیرۃ دعوت دیتے ہیں۔

بصیرت اس نورِ علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ایک مبلّغ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ بصیرت کا حصول مبلّغ کے لیے ایک بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا شرف ہے۔ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا مبلغ کے لیے مسلسل اجر و ثواب کا ذریعہ بنتا ہے۔

جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔ (مسلم)

جس نے کسی کو نیکی کی طرف رہنمائی کی اسے نیکی کرنے والے کے مساوی اجر و ثواب ملے گا۔

اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:۔

مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اثام من تبعه لا ینقص ذالك من اثامهم شیئا۔ (الحدیث)

جس نے کسی کو رشد و ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس کی بات ماننے والے کو ملا۔ راہِ ہدایت پر گامزن ہونے والوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اسے اسی قدر گناہ ہوگا جس قدر گمراہی کی راہ پر چلنے والے کو اور گمراہی کی راہ پر گامزن ہونے والوں کے گناہ میں ذرا برابر کمی نہیں کی جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مذکورہ بالا حدیث بھی دعوت الی اللہ کی فضیلت و عظمت پر دلالت کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:۔

فَوَ اللّٰهِ لِاَنْ يَهْدِيَ	بخدا، اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے
اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا	ایک انسان کو بھی ہدایت نصیب
خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمُرِ	فرما دے تو وہ تیرے لیے سُرخ نسل
النَّعَمِ۔	کے اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے

اس حدیث کی صحت پر تمام محدّثین کا اتفاق ہے۔

غور کیجئے یہ حدیث کی دعوت الی اللہ کی فضیلت و عظمت پر دلالت کرتی ہے اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ تبلیغ بہت بڑی نیکی کا کام ہے اور مبلّغ کو ان لوگوں کے اجر و ثواب میں برابر کا شریک کیا جائے گا جن لوگوں کو ان کی وساطت سے ہدایت نصیب ہوئی، خواہ وہ لاکھوں کی تعداد میں کیوں نہ ہوں۔

غرضیکہ ان کے اجر و ثواب کے مساوی مبلّغ کو بھی اجر و ثواب نصیب ہوگا۔

اے مبلّغ دین متین مبارک ہو کہ تجھے کتنے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز کیا گیا ہے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اُمّتِ محمدیہؐ میں تمام صلحاء و اتقیاء کو جو ثواب خداوند ذوالجلال کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ سردارِ دو عالم حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کو بھی ان سب کے مساوی مسلسل اجر و ثواب مل رہا ہے کیونکہ تمام صلحاء و اتقیاء کو نیکی کی توفیق آپ کی راہنمائی کی بنیاد پر ہوئی۔

کیا خوب یہ کتنی بڑی خداوند ذوالجلال کی نعمت ہے جو سرکارِ دو عالم علیہ السّلام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حصّہ میں آئی۔ قیامت تک آپ کے پیروکار جو نیکی بھی کریں گے اس میں آپ کا بھی حق ہوگا، کیونکہ آپ ہی نے تو انہیں ہدایت کا راستہ دکھلایا۔

اے مبلّغِ دینِ متین! تو بھی تو اسی راہ پر گامزن ہے اور اسی منزل کا مسافر ہے۔ تجھے بھی خداوند ذوالجلال کے فضل و کرم سے تیری آواز پر لبیک کہنے والوں اور نیکی کی دعوت قبول کرنے والوں کے اجر و ثواب میں برابر کا ثواب دیا جائے گا۔ اس عظیم نیکی کو اپنے لیے غنیمت سمجھیں اور بلند مقام حاصل کرنے کے لیے سرگرمی کا مظاہرہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ الیٰ اللہ کا طریقِ کار

دعوتِ الی اللہ کی کیفیت اور اسے پیش کرنے کا طریق کار اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمادیا ہے۔ اور ذخیرۂ احادیث میں بھی بہت سے دلائل پائے جاتے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ واضح اور روشن دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل۔۱۲۵)	اے پیغمبرؐ لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں وہ کیفیت اور اسلوب بیان کیا ہے، جسے ہر مبلغ دین کو اپنانا چاہیے۔ اس آیت کریمہ میں اوّلاً حکمت کو اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس مقام پر حکمت سے مراد وہ دلائل و براہین ہیں جن سے حق واضح اور باطل ملیامیٹ ہو جائے۔ اسی لیے بعض مفسرین نے قرآن مجید کو حکمت عظمیٰ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس میں حق کو واضح کرنے کے لیے ایسا عمدہ و اعلیٰ اسلوب اختیار کیا گیا ہے، جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی اور اس میں ایسے دلائل و براہین پیش کیے گئے ہیں جن کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال حکمت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس سے یہ بھی مراد لیا جاتا ہے کہ علم و بصیرت کی بنیاد پر دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں واضح دلائل و براہین قطعیہ کا استحضار و استعمال حکمت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہلاتا ہے۔

ویسے یہ ایک مشترک کلمہ ہے جس کا اطلاق بہت سے معانی پر ہوتا ہے۔ اس کا اطلاق، نبوت، علم، تفقہ فی الدین، عقل اور تقویٰ وغیرہ پر ہوتا ہے۔

علامہ شوکانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، حکمت اس خوبی کا نام ہے جس کے ذریعے انسان غیر دانشمندانہ اقدامات سے بچتا ہے۔ وہ حکمت ہی تو ہے جو انسان کو بیہودگی کے ارتکاب سے روکتی ہے، باطل کو اختیار کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اسی لیے تو آیات قرآنیہ اس کا زیادہ استحقاق رکھتی ہیں کہ انہیں حکمت سے تعبیر کیا جائے۔

اسی طرح کتاب اللہ کے بعد احادیث صحیحہ بھی اس کا استحقاق رکھتی ہیں کہ انہیں لفظ حکمت سے تعبیر کیا جائے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم قرآنِ حکیم میں احادیث مبارکہ کو سراپا حکمت قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۔	اور وہ انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں حکمت سے مراد حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

علاوہ ازیں واضح قرآنی دلائل کو بھی حکمت کہتے ہیں۔ راست اور خوش کلامی بھی حکمت کہلاتی ہے۔ لغوی اعتبار سے گھوڑے کی لگام کو بھی حکمت کہتے ہیں، کیونکہ اس کے ذریعے گھوڑے کو صحیح راستے پر چلایا جاتا ہے۔

بہر حال حکمت اس صلاحیت وکیفیت کا نام ہے جو متصف کو راہِ باطل سے چلنے سے روکتی ہے اور راہِ حق پر گامزن ہونے کی دعوت دیتی ہے اور اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حد پر ٹھہر جانے پر مجبور کرتی ہے جو حد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مقرر کردی ہے۔ ہر ایک مبلّغ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تبلیغ کا آغاز حکمت ودانائی کی بنیاد پر کرے اور اسے ہر وقت ملحوظ خاطر رکھے اور اگر مخاطب نکتہ چین اور تُرش مزاج ہو تو اسے تبلیغ موعظہ حسنہ کے اصول پر ہو اور ترغیب وترہیب پر مشتمل آیات واحادیث اُسے سنائی جائیں۔ اگر وہ مختلف قسم کے شبہات میں مبتلا ہے تو مبلّغ کی ذمہ داری ہے کہ اس کے ساتھ احسن طریق سے تبادلۂ خیال کرے اور قرآن وسنّت کے ایسے دلائل پیش کرے جن سے اس کے شبہات زائل ہو جائیں۔

اور مخاطب کے ساتھ سختی سے پیش نہ آئے بلکہ اس سلسلہ میں انتہائی صبر وتحمّل کا مظاہرہ کرے۔ جلد بازی اور تُرش روئی سے کام نہ لے

اے مبلّغ دین اور داعی حق!

اگر تو نے احسن طریق سے دعوت دیتے ہوئے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے دلائل پیش کیے۔ ترغیب وترہیب کا انداز اختیار کیا۔ معترض کے سوالات کا تسلّی بخش جواب دیا۔

جلد بازی وتُرش روئی سے اجتناب کیا تو یہ طرزِ عمل تیرے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا۔

دیکھئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو جب فرعون کی طرف بھیجا تو ساتھ ہی یہ تلقین بھی کی کہ اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا کیونکہ وہ پرلے درجے کا سرکش ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى (طٰهٰ - ۴۴)	تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرنا شاید کہ وہ غور کرے یا ڈر جائے۔

اسی طرح اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران - ۱۵۹)	اے محمدؐ خدا کی مہربانی سے تمہاری افتادِ مزاج ان لوگوں کے لیے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر آپ ترش رو سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیتے ہوئے ایک مبلغ کا بنیادی فرض ہے کہ حکیمانہ اسلوب اختیار کرے اور بصیرت کا ثبوت دے۔ نہ تو وہ جلد بازی سے کام لے اور نہ ہی ترش روئی کا انداز اختیار کرے بلکہ اپنی دعوتی گفتگو میں کتاب و سنت کے دلائل پیش کرے۔ بوقت ضرورت احسن طریق سے مجادلہ کا اسلوب بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

یہ دعوت اور تبلیغ کا طریق کار ہے، جسے ہر مبلغ کے لیے اپنانا ازبس ضروری ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ جاہل آدمی کی تبلیغ قطعاً نفع بخش نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ علم سے کورا اور تہی دامن ہونے کی بنا پر خلق خدا میں سے کسی کو راہِ راست کی نشاندہی نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت اِلی اللہ کا مرکز و محور

اب یہ چیز قابلِ غور ہے کہ وہ کونسا مرکزی نکتہ ہے جس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا مقصود ہے۔ تمام مبلّغین پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کے سامنے اس مرکزی نکتہ کی وضاحت کریں جیسا کہ پیغمبرانِ خدا علیہم السلام نے وضاحت کی۔ اور وہ مرکزی نکتہ یہی ہے کہ بندگانِ خدا کو صراطِ مستقیم کی طرف بلایا جائے۔ اسی صراطِ مستقیم کو دُوسرے لفظوں میں اسلام کہا جاتا ہے اور دینِ حق بھی اسی کو کہتے ہیں:۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ ۔	اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو۔

اس آیت کریمہ میں "سبیل رب" سے مراد اسلام ہے۔ اسی کو صراطِ مستقیم اور دینِ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ وہی دین ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے اور یہی وہ مرکز و محور ہے جس کی طرف لوگوں کو بلایا جائے۔

دعوت کسی شخص کے مذہب یا کسی شخص کی رائے کو تسلیم کرنے کے لیے نہ دی جائے اور نہ ہی مختلف مذاہب، مختلف آراء اور مختلف مکاتیبِ فکر کے پرچار کے لیے ہو۔ دعوت ہو تو صرف دینِ الٰہی کو اختیار کرنے کے لیے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کے لیے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے یہی مشن دے کر اپنے پیارے نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کی طرف بھیجا۔ قرآن عظیم اور سنّت مطہرہ کا اصل مقصود بھی یہی ہے۔

دعوت وتبلیغ میں سب سے زیادہ توجہ صحیح عقیدہ، خالص توحید، عبادت الٰہی، ایمان باللہ، ایمان بالرسول، ایمان بالیوم الآخر جیسے عنوانات کی طرف دی جائے یہی دین حق کی اصل بنیادیں ہیں اور اس ضمن میں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ واجبات و فرائض یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی اہمیت بھی لوگوں کے سامنے بیان کی جائے جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی طرف بھی لوگوں کو رغبت دلائی جائے اور اس ضمن میں تمام مشروعات مثلاً طہارت، معاملات، نکاح، طلاق، خلع جنایات، جنگ وجدل اور امن وآشتی کے مسائل سمجھائے جائیں۔

○ دینِ الٰہی ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور انسانی زندگی کے تمام دینی ودنیوی مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور ہر دور میں مکمل راہنمائی کرتا ہے۔

○ دینِ الٰہی انسان کو اچھے اخلاق اور اچھے اعمال اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے اور ہر قسم کی بداخلاقی وبداعمالی سے روکتا ہے۔

○ دینِ اسلام عبادت وقیادت کا مجموعہ ہے۔ بیک وقت ایک دیندار انسان عبادت گزار بھی ہوتا ہے اور سپہ سالار بھی۔

○ دین اسلام عبادت اور حکمرانی کا مجموعہ ہے۔ بیک وقت ایک مومن، عابد، زاہد اور روزے دار بھی ہوتا ہے اور شریعت الٰہیہ کو نافذ کرنے والا حکمران بھی۔

○ دین عبادت اور جہاد کا سنگم ہے۔ بیک وقت مومن ایک اللہ کی بندگی کی طرف دعوت بھی دیتا ہے اور جو دین سے برگشتہ ہو اس کے خلاف جہاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کرتا ہے۔

○ دین صحیفہ آسمانی اور سیف کا مجموعہ ہے۔ ایک دیندار قرآن حکیم کی آیات پر غور و تدبّر بھی کرتا ہے اور اگر ضرورت محسوس کرے تو تلوار کے ذریعے احکاماتِ الٰہیہ کو بھی نافذ کرتا ہے۔

○ دین بیک وقت سیاست اور معاشرت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس میں اخلاق فاضلہ، اخوّت، معاشرت اور باہمی ربط و تعلق کے عنوانات پر کھل کر بحث کی گئی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا۔	اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور
(آل عمران۔۱۰۳)	فرقہ فرقہ نہ ہو جانا۔

○ دین الٰہی ایسی معاشرت اور طرزِ سیاست کی بنیاد رکھتا ہے جس سے انسانی معاشرہ ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہو۔ نیز دلوں کی صفائی، اخوّتِ اسلامیہ، نیکی و تقویٰ کے معاملات میں باہمی تعاون، امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف اور شریعتِ الٰہیہ کے نفاذ کے لیے اسلام واضح طور پر دعوت پیش کرتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ	خدا تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ
تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى	امانت والوں کی امانتیں ان کے
اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ	حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ	میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ	سے فیصلہ کیا کرو۔ خدا تمہیں
بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا	خوب نصیحت کرتا ہے، بیشک
بَصِيْرًا (النساء-۵۸)	خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔

○ دین اسلام میں جہاں عبادت، جہاد، معاشرت اور سیاست جیسے اہم عنوانات پر بحث کی گئی ہے وہاں اقتصادیات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

○ اسلام نہ تو ظالم سرمایہ دارانہ نظام کو پسند کرتا ہے اور نہ غاصبانہ نظامِ اشتراکیت کو۔ ذرا غور کیجئے ایک طرف تو یورپ نے مال و دولت کی تعظیم کی۔ مال سے محبت اور اسے جمع کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا اور حلال و حرام کی قطعاً کوئی تمیز نہ کی تو دُوسری طرف سوویت یونین یعنی روس اور اس کی ڈگر پر چلنے والے دیگر ملحد ممالک نے اپنے ماتحت عوام کی عزّت و آبرو اور مال و دولت کا قطعاً احترام نہ کیا جس کے نتیجہ میں عزتیں لٹیں، قتل و غارت کا بازار گرم ہوا، دین الٰہی کا مذاق اڑایا گیا اور وہاں کے باشندوں کو اس قدر لاچار اور بے بس کر دیا گیا کہ وہ بیچارے غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے۔

لیکن اسلام نے ہر شخص کی انفرادی ملکیت کو تحفظ دیا اور مال و دولت کمانے کے ایسے طریقے وضع کیے جن کو بروئے کار لا کر ہر فرد امن و سکون کا سانس لے سکتا ہے۔

اسلام میں کاروباری معاملات میں ظلم و زیادتی اور سُود جیسی قباحت کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے تاکہ معاشرے میں امن و سکون کی فضا قائم ہو اور ہر ایک کی انفرادی ملکیت کا احترام قائم ہو۔ غرضیکہ اسلام سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مابین ایک ایسا عمدہ حکیمانہ طرز معیشت پیش کرتا ہے کہ جس کو اختیار کرنے سے انسان ہر قسم کی ظلم و زیادتی اور محرومی و تہوری سے بچ سکتا ہے۔

اسلام نے ہر شخص کو جائز و حلال طریقے سے کمانے کی ترغیب دی ہے۔ اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (النسار۔ ۲۹)	مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے پر نہ کھاؤ۔

اس ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں:۔

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔	ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔
اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَفِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔	بلاشبہ تمہارے خون، مال، عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن کی۔ اس ماہ اور اس شہر میں حرمت کی طرح۔
لِاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ	اگر تم میں سے کوئی ایک رسی لے اور ایندھن کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر اسے فروخت کرے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَبِيْعُهَا فَيَكُفُّ اللّٰهُ	اس طرح اللہ اس کی عزت
بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ	محفوظ فرمائے تو اس کے لیے
مِنْ سُؤَالِ النَّاسِ	اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ
اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ ۔	لوگوں سے مانگے خواہ وہ اسے
	دیں یا نہ دیں ۔

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا کسب بہتر ہے، آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ	ہر وہ کام جو انسان اپنے ہاتھ
وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ ۔	سے کرے اور ہر جائز تجارت۔

ایک موقع پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا	اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر ایسا
اَفْضَلَ مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ	کوئی کھانا نہیں جو کسی انسان
مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَكَانَ	نے کھایا ہو اور اللہ کے نبی داؤد
نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوٗدَ يَاْكُلُ	علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر
مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۔	کھایا کرتے تھے۔

ان احکامات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نہ تو ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام کا ساتھ دیتا ہے اور نہ ہی ان اشتراکی ملحدوں کی ہم نوائی کرتا ہے جن ظالموں نے لوگوں کے مال چھینے اور ان کی عزتیں پامال کیں۔ ملک کے باشندوں کو غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام تو ہر ایک کو ایمانی اخوت، رواداری، خیر خواہی، عبادت گزاری اور احترام مسلم کی تلقین کرتا ہے۔ اور کینہ، بغض، حسد، دھوکہ دہی، خیانت اور ہر قسم کے گھٹیا اور رذیل اخلاق و عادات سے ہر کسی کو اجتناب کا حکم دیتا ہے۔

اسلام نے تو باہمی تعلقات میں خوشگواری پیدا کرنے کے لیے ایسی ایسی ہدایات فرمائیں جن کی ایک جھلک درج ذیل آیات و احادیث میں دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (التوبۃ ۷۱)	مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے، نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا رحم کرے گا۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات)	سب مومن بھائی بھائی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ	مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے، نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا یَخْذُلُہٗ ۔ اسے حقیر جانتا ہے اور نہ اسے رسوا کرتا ہے ۔

مندرجہ بالا حدیث مبارک میں اس بات کی اچھی طرح وضاحت کر دی گئی ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ۔ ہر مسلمان بھائی کا احترام اس پر واجب ہے اور اسے حقیر جاننا ایک مذموم حرکت ہے بلکہ اس کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آنا چاہیے اور اس کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۔ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے ۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا :۔

اَلْمُؤْمِنُ مِرْءَاةُ اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ ۔ مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کا آئینہ ہے ۔

میرے بھائی تم بھی اپنے مومن بھائی کا آئینہ بنو اور اپنے آپ کو اس عمارت کی ایک اینٹ سمجھو جو عمارت اخوت ایمانیہ پر استوار ہوتی ہے ۔ اپنے مومن بھائی کے معاملات میں اللہ سے ڈرو ، اس کا حق پہچانو ، حق ، خیر خواہی اور سچائی کی بنیاد پر اس سے معاملات کو نپٹاؤ اور تم پہلے خود اسلام کو مکمل ضابطہ حیات کے طور پر اپناؤ ۔ تمہاری یہ روش نہیں ہونی چاہیے کہ اسلام کے بعض احکامات کو تو مان لو اور بعض کو چھوڑ دو اور یہ بھی نہیں ہونا چاہیے کہ صرف عقیدہ کو درست کر لو لیکن اعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہ ہو بلکہ اسلام کے تمام احکامات کو تسلیم کرو خواہ ان کا تعلق عقیدہ سے ہو یا اعمال سے، عبادت سے ہو یا جہاد سے، معاشرت سے ہو یا سیاست سے، اقتصاد سے ہو یا تمدن سے۔ بہر حال اسلام کو من کل الوجوہ تسلیم کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا — مومنو! اسلام میں پورے پورے
ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً — داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے
وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ — نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (البقرۃ۔ ۲۰۸) — ہے۔

سلف صالحین کی یہ رائے ہے کہ اس آیت کریمہ میں جو لفظ (سلم) استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد اسلام ہے۔ اسلام انسان کو دنیا و آخرت میں سلامتی اور نجات کا راستہ دکھاتا ہے۔ اسلام ہر ایک کو امن و آشتی کا پیغام دیتا ہے اور ہر کسی کی جان مال اور عزت کا محافظ ہے۔

ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

اسلام میں مکمل طور پر داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ مسلمان اسلام کے تمام احکامات کو بجا لائے۔ یہ نہ ہو کہ بعض احکامات تو تسلیم کرے اور بعض سے انحراف کرے۔ اللہ کی شریعت تو زندگی کے ہر شعبے پر نافذ ہونی چاہیے خواہ عبادات کے مسائل ہوں یا باہمی معاملات کے نکاح طلاق کا مسئلہ ہو یا نان و نفقہ کا پرامن حالات ہوں یا جنگ کے دشمن کے ساتھ معاملہ ہو یا دوست کے ساتھ۔ غرضیکہ ہر مرحلہ پر اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہونا ہر مسلمان کے لیے فرض ہے۔ دین الٰہی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکمیت تو کائنات کی ہر چیز پر ہو گی کسی مسلمان کو یہ معیار قطعاً نہیں بنانا چاہیے۔ کہ ایک شخص کے ساتھ آپ دوستی اس لیے کریں کہ وہ آپ کی ہر معاملہ میں موافقت کرتا ہے اور دوسرے انسان سے دشمنی محض اس لیے مول لیں کہ اس نے کسی مرحلہ پر آپ کی مخالفت کی تھی۔

یاد رکھیے ایسا طرز عمل عدل وانصاف کے بالکل منافی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان بھی بعض مسائل میں اختلاف ہو جایا کرتا تھا لیکن یہ اختلاف ان کے باہمی تعلقات پر قطعاً اثر انداز نہ ہوتا۔

مومن کی تو امتیازی شان ہی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو ہر چیز پر مقدم جانتا ہے۔ حق کی وضاحت کے لیے باقاعدہ دلائل و شواہد پیش کرتا ہے کسی مسلمان بھائی پر ظلم و زیادتی کو روا نہیں جانتا اور وہ عدل وانصاف کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ کبھی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ مسائل میں اختلاف باہمی عداوت پر منتج ہو۔

اسلام عدل وانصاف، حق و احسان اور مساوات کا داعی ہے۔ اس میں خیر و بھلائی، پاکیزہ اعمال، عدل وانصاف اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے اور ہر مذموم عادت سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ	خدا تم کو انصاف اور احسان
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ	کرنے اور رشتہ داروں کو خرچ
وَاِيْتَاۤئِ ذِي الْقُرْبٰى	سے مدد دینے کا حکم کرتا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ	بے حیائی اور نامعقول کاموں سے
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ	منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل-۹۰)	کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا	لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور
خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ	ایک عورت سے پیدا کیا ہے
ذَكَرٍ وَّ أُنْثٰى	اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا	تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت
وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا	کرو۔ خدا کے نزدیک تم میں سے
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ	زیادہ عزّت والا وہ ہے جو زیادہ
عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ	پرہیزگار ہے۔ بے شک خُدا
إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ	سب کچھ جاننے والا اور سب سے
خَبِيْرٌ (الحجرات-۱۳)	باخبر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام کے داعی و مبلّغ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو مکمل اسلام کی طرف دعوت دے۔ اسلام کی بعض جزئیات پر ہی اپنی تمام تر قوتیں صرف نہ کر دے اور نہ ہی کسی خاص فرقے، مذہب اور شخصیت کے مخصوص نظریات کا ہی پرچار کرتا رہے بلکہ اس کے پیشِ نظر صرف حق کی وضاحت کرنا مقصود ہو اور لوگوں کو حق پر قائم رکھنے کا جذبہ موجزن ہو۔

جب سے مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے مذہبی عصبیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ فلاں کا مذہب فلاں سے بہتر ہے۔ اسی وقت سے فرقہ بندی اور اختلافات رُونما ہوئے اور نوبت بایں جا رسید شافعیؒ نے حنفیؒ کے پیچھے اور حنفیؒ نے مالکیؒ اور حنبلیؒ کی اقتدا میں نماز پڑھنا چھوڑ دی۔ یہ صورتِ حال مسلمانوں کے لیے مصیبتِ عظمیٰ بن کر نمودار ہوئی۔ اس کو اگر شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے سے تعبیر کیا جائے تو مبالغہ آرائی اور خلافِ حقیقت نہ ہوگا۔

اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ ائمۂ عظام رشد و ہدایت کے پیامبر تھے۔

امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام اسحاق بن راہویہؒ،

رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔

بلاشبہ یہ تمام ہستیاں اُمت کی محسن ہیں۔ یہ ہدایت کے روشن ستارے ہیں۔ انہوں نے خلوصِ دل سے لوگوں کو حق کی طرف دعوت دی۔ دینِ الٰہی کا پوری تندہی سے پرچار کیا اور دینِ حق کا بول بالا کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ لیکن ان ائمۂ ہُدیٰ کے مابین بعض اوقات باہمی اختلافات بھی رُونما ہوئے۔ لیکن وہ اختلافات دلیل کے نہ ملنے یا کمزور دلیل کی بنا پر معرضِ وجود میں آئے۔ چونکہ یہ تمام مجتہد تھے اور یہ ایک اصولی بات ہے کہ اگر مجتہد اپنے اجتہاد میں صحیح نکتے پر پہنچ جائے تو اسے دُہرا ثواب ملتا ہے اور اگر خُدانخواستہ اجتہاد درست نہ ہو تو پھر بھی اخلاصِ نیت کی بنا پر اکہرے اجر و ثواب کا وہ ضرور مستحق ہوگا۔

اے داعیٔ حق و مبلغِ اسلام!

تجھے لازمی طور پر ان ائمۂ کرام کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے اور تیرے دل میں ان کے متعلق احترام کے جذبات ہوں اور تجھے یہ بھی معلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہیے کہ یہ تمام ائمہ اسلام دینِ متین اور صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے تھے۔

ان ائمہ کرام کا احترام ملحوظِ خاطر رہے۔ لیکن کسی بھی مرحلہ پر یہ احترام تجھے اندھی تقلید پر آمادہ نہ کرے۔

تمہارا یہ دینی فریضہ ہے کہ حق کی اتباع کریں اور ہر دم کتاب وسنّت کے دلائل کو پیشِ نظر رکھیں۔

اندھی تقلید ایک مبلّغ کو قطعاً زیب نہیں دیتی۔ اے مبلّغ اس راستہ کو انتہائی محتاط طریقے سے اختیار کرنا ہوگا۔ دعوتِ الی اللہ کا تو دراصل مقصود ہی یہ ہے کہ لوگوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر نورِ اسلام کی طرف لایا جائے اور ان کی حق بات کی طرف راہنمائی کی جائے تاکہ وہ غضبِ الٰہی اور عذابِ جہنّم سے بچ جائیں بعینہٖ اسی طرح ایک کافر کو کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی روشنی کی طرف لانا اور ایک جاہل کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف لانا اور ایک نافرمان کو نافرمانی کے اتھاہ اندھیروں سے نکال کر نورِ اطاعت کی طرف لانا ہی حقیقتاً دعوتِ الی اللہ کا مقصدِ وحید ہے۔

جیساکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ	اللہ دوست ہے ان لوگوں کا
اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ	جو ایمان لائے۔ ان کو اندھیرے
الظُّلُمٰتِ اِلَی	سے نکال کر روشنی میں لے
النُّوْرِ (البقرۃ - ۲۵۷)	جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصدِ وحید ہی یہ ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک اور معصیت کی تاریکیوں سے نکال کر اسلام، توحید اور اطاعتِ خداوندی کی تابانیوں سے روشناس کرایا جائے۔

علمائے کرام، مبلّغین اسلام چونکہ انبیاء عظام کے وارث ہیں۔ لہٰذا ان پر بھی یہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نورِ الٰہی کی طرف لائیں۔ اور انہیں جہنّم کی تباہ کاریوں سے بچائیں اور انہیں شیطان اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے چھڑا کر خداوند ذوالجلال اور رسول مقبول علیہ السّلام کی محبّت کا رسیا بنادیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُبلّغین کے اوصاف

تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دینے والے حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ سے متصف ہوں خصوصاً درج ذیل اوصاف ہر ایک مبلّغ میں لازماً پائے جانے چاہئیں:۔

اخلاص ہر ایک مبلّغ کے لیے ضروری ہے کہ وہ مخلص ہو۔ اور ریاکاری شہرت یا خود نمائی کا خوگر نہ ہو۔ اور وہ دعوت و تبلیغ کا کام خالصتہً خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے کرے۔

جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ (اے محمدؐ کہہ دیجیے) کہ یہ میرا راستہ ہے میں تو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ۔ اور اس سے بات کا کون اچھا ہے کہ جس نے اللہ کی طرف دعوت دی۔

خلوصِ نیّت سے دین کا پرچار کرنے والا مبلّغ کائنات میں افضل ترین انسان ہے۔ اخلاص نیت تمام اوصافِ حمیدہ کی سردار ہے اور تمام اعمال صالحہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد ہے۔

اگر یہ نہ ہو تو کوئی بھی عمل بارگاہِ ایزدی میں قبول نہیں ہوتا۔

علم دُوسری خوبی جس کا ہر ایک مبلغ میں ہونا ضروری ہے وہ پختگی علم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر کوئی مبلّغ ایسے مسائل پر گفتگو کر رہا ہو کہ جس کے متعلق اسے مکمل معلومات نہ ہوں تو اس کی دعوت قطعی طور پر نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا گیا۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ

کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرۃ دعوت دیتا ہوں۔

داعی و مبلّغ کے لیے علم کا حصول ازبس ضروری ہے۔ اے مبلّغ دین اور داعی حق تجھے جہالت کی بنیاد پر قطعاً دعوت وارشاد کا کام نہیں کرنا چاہیے۔ ہر وہ بات کہنے سے پرہیز کریں جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ جاہل سے کسی تخریب کی توقع تو ہو سکتی ہے لیکن اس سے تعمیر کی توقع قطعاً نہیں کی جا سکتی۔ وہ فساد تو برپا کر سکتا ہے لیکن اصلاحِ احوال کا کام قطعاً نہیں کر سکتا۔

اے داعیانِ حق اور مبلّغین دین اسلام!

اوامر و نواہی میں ہر اس حکم کی طرف لوگوں کو دعوت دیں جس سے تمہیں بصیرت حاصل ہو چکی ہو۔

حلم و بردباری تیسری خوبی جس کا ہر ایک مبلّغ میں ہونا ازبس ضروری ہے وہ حلم و بردباری ہے۔ ہر ایک داعی حق کو حلیم الطبع، رقیق القلب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند حوصلہ، بُردبار اور صابر و شاکر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ پیغمبرانِ خُدا علیہم السّلام ان اوصاف سے بدرجۂ اتم متصف تھے۔

اے داعیِ حق و مبلّغِ دین! میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ آپ کسی معاملہ میں بھی جلد بازی، سخت گیری اور بُخل کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ دانشمندی، نرمی اور فراخ دلی کا ثبوت دیں اور خداوند ذوالجلال کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔

اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ۔	اپنے رب کے راستے کی طرف دانشمندی اور موعظہ حسنہ سے دعوت دو اور ان کے ساتھ احسن طریقہ سے مجادلہ کرو۔

اسی طرح اللہ رب العزّت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا:۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۔	اللہ کی رحمت سے آپ ان کے لیے نرم ہو گئے۔

رب ذوالجلال والاکرام نے موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کو باقاعدہ نرم لہجہ اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ۔	تم دونوں اس (فرعون) سے نرم لہجہ میں بات کرنا۔ شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا منقول ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نرم خُوئی کتنی بڑی خوبی اور سخت گیری و تُرش روئی کتنا بڑا عیب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفِقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ ۔	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اے اللہ جو میری امت کے معاملات نپٹانے کے لیے کسی عہدے پر فائز ہوا اور وہ لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آیا تو بھی اس پر نرمی فرما اور جو میری امت کے معاملات نپٹانے کے لیے کسی عہدے پر فائز ہوا اور اس نے ان پر سختی کی تو بھی اس پر سختی فرما۔

اے بندہ خدا مبلغ دین متین! تجھے دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دینے کے لیے نرم لہجہ اختیار کرنا چاہیے۔ آپ کہیں ترش لہجہ اختیار کر کے لوگوں کو دین سے متنفر کرنے کا باعث نہ بن جائیں۔ یاد رکھیں سخت گیری و ترش روئی کا اسلوب دعوت و تبلیغ کے لیے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

اگر آپ حلم و بردباری، صبر و تحمل، خوش خلقی و خوش مزاجی، نرم گوئی و شیریں کلامی سے لوگوں کے سامنے دین کی دعوت پیش کریں گے تو آپ کی باتیں لوگوں پر اثر انداز ہوں گی۔ ہر سننے والا آپ سے مانوس ہو گا۔ آپ کو اچھے الفاظ میں یاد کرے گا اور وہ آپ کا شکر گزار بھی ہو گا۔ لیکن اس کے برعکس سخت گیری و ترش کلامی دوسرے انسان کے لیے نفرت کا باعث بنتی ہے اور کوئی بھی آپ کے قریب آنے کی بجائے آپ سے کوسوں دور بھاگے گا۔

۴ عمل | چوتھی خوبی جو ایک مبلغ میں پائی جانی چاہیے وہ عمل صالح ہے۔ تمام تر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوصافِ حمیدہ میں عمل صالح کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہر ایک داعی و مبلّغ کا فرض اوّلیں ہے کہ وہ جس کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ پہلے خود اس پر عمل کرے اپنی ذات کو لوگوں کے سامنے ایک عمدہ نمونہ کے طور پر پیش کرے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ایک چیز کی طرف دُوسروں کو دعوت دے رہا ہے لیکن وہ خود اس پر عمل پیرا نہیں ہے یا کسی بُرے کام سے دُوسروں کو تو روک رہا ہے لیکن خود وہی کام کیے جا رہا ہے۔ خُدا کی پناہ! یہ طرزِ عمل تو خسارہ پانے والے لوگوں کا ہوتا ہے۔

بارگاہِ ایزدی میں کامیاب و کامران وہ مومن ہیں جو دوسروں کو حق کی طرف دعوت دیں اور خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں۔ نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے اور بُرائیوں سے دُور بھاگتے ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ	مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا
تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ	کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ	اس بات سے سخت بیزار ہے
تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف ۲-۳)	کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

حدیث مبارک میں مذکور ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ	ایک شخص کو قیامت کے دن لایا
الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِى	جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک
النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ	دیا جائے گا اس کے پیٹ کی
بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ فِيْهَا	انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ	ان میں اس طرح گھومے گا جس طرح
بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ	کہ گدھا چکّی کے گرد گھومتا ہے
اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ	جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں
لَهٗ يَا فُلَانُ مَا لَكَ ؟	گے اور کہیں گے اے فلاں تجھے
اَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ	کیا ہُوا؟ کیا تو دنیا میں نیکی کا حکم اور
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى	بُرائی سے نہیں روکا کرتا تھا تو وہ
عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى	کہے گا بالکل میں نیکی کا حکم دیا کرتا
كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ	تھا، لیکن خود اس پر عمل نہ کرتا تمہیں
وَلَا آتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ	بُرائی سے روکتا لیکن خود اسی
عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ ۔	بُرائی کا ارتکاب کرتا۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ۔

یہ حال تو اس شخص کا ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کیا اور اس کے قول اور فعل میں تضاد ہُوا۔ اس صورت حال سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

ایک داعی حق اور مبلّغ دین کے لیے اہم ترین بات یہ ہے کہ وہ اپنی دعوت اور تبلیغ کے مطابق پہلے خود عملی نمونہ پیش کرے۔ اخلاق فاضلہ اور پاکیزہ سیرت کا خوگر ہو۔ صبر و تحمّل اور اخلاص کا پیکر ہو اور ہمیشہ دُوسروں کو خیر کی طرف دعوت دے اور باطل سے دُور رہنے کی تلقین کرتا رہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جب یہ عرض کی گئی کہ دوس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ نے تو نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہے تو آپ نے یہ بات سُن کر ان کے حق میں یہ دُعا کی :-

اَللّٰھُمَّ اَھْدِ دَوْسًا — اے اللہ دوس کو ہدایت دے
وَآتِ بِھِمْ — اور ان کو لے آ۔

آپ ہمیشہ یہی دُعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو حق قبول کرنے کی توفیق دے میں ہر ایک مبلغ دین کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لے اور تبلیغی کام سر انجام دیتے ہوئے کبھی مایوسی کا شکار نہ ہو شیریں کلامی سے مسلسل نیکی کی طرف دعوت دیتا رہے کبھی بھی ایسا انداز اختیار نہ کرے جس سے دُوسرے لوگ حق بات سے نفرت کرنا شروع کر دیں۔

ہاں اگر ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے کے باوجود کوئی مبلغ دین کے ساتھ بلا وجہ ظلم و تعدی کا رویہ اختیار کرتا ہے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سامنے رہے۔

وَلَا تُجَادِلُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ — اہلِ کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر
اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِلَّا — ایسے طریق سے کہ نہایت اچھا
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ (العنکبوت ۴۶) — ہو، ہاں جو ان میں سے ظلم کریں۔

حقیقی ظالم وہ ہے جو دعوت و ارشاد کے کام میں روڑے اٹکاتا ہو اور مبلغ دین کا مقابلہ شر، عناد یا ایذا رسانی سے کرتا ہو۔ اگر ممکن ہو تو ایسے شخص کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے، لیکن یہ تادیبی کارروائی ظلم و تعدی کی نوعیت کو پیشِ نظر رکھ کر کی جائے گی لیکن مبلغ کے لیے افضل چیز یہ ہے کہ وہ درگزر کرے اور ہر تکلیف کو صبر و تحمل اور خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم کی طرف سے پہنچائی گئی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی سے بھی ذاتی انتقام نہ لیا۔

میری خداوند ذوالجلال کی بارگاہ میں عاجزانہ التجا ہے کہ ہم سب کو خلوص نیت کے ساتھ احسن انداز میں تبلیغ دین متین کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم سب کے قلوب اور اعمال کی اصلاح فرمادے اور ہم سب کو دینِ اسلام کی سمجھ اور بصیرت عطا فرمادے اور ہمیں رشد و ہدایت پر گامزن راہنماؤں اور صالحین کے زُمرے میں شامل کر دے۔

اِنَّهُ جَلَّ وَعَلاَ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ وَصَلَّى اللّٰهُ وَبَارَكَ عَلَى عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

WWW-KITABOSUNNAT.COM

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

①	اصُولِ دین	شیخ الاسلام محمد بن سُلیمان التمیمی رحمۃ اللہ علیہ
②	دین کے چار بُنیادی اصُول	〃 〃 〃
③	فضل الاسلام	〃 〃 〃
④	کتابُ الکبائر	〃 〃 〃
⑤	فضائلِ قرآن	〃 〃 〃
⑥	عید میلادالنبیؐ کی شرعی حیثیت	سماحۃ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز حفظہ اللہ
⑦	دعوت الی اللہ اور مُبلّغین کے اوصاف	〃 〃 〃
⑧	میدانِ عمل میں اختلاطِ مرد و زن کے خطرناک نتائج	〃 〃 〃
⑨	خلافِ شرع نکاح	〃 〃 〃
⑩	سِگریٹ نوشی	شیخ محمد ابراہیم بن عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ
⑪	مُسلمان اور احکامِ شریعت	شیخ عبدالمحسن العباد
⑫	عقیدۂ طحاویہ	علّامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ
⑬	تعلیم الحج	محمود احمد غضنفر

مندرجہ بالا کُتب کا اُردو ترجمہ محمود احمد غضنفر کے قلم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ